ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

۱۹۴	مختصر تعارف	۱۶۲
۱۹۵	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعارف	۱۶۴
۱۹۶	بُرا نام بدل کر اچھا نام رکھنا	۱۶۵
۱۹۷	اپنی اولاد کے اچھے نام رکھو	۱۶۵
۱۹۸	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا بقیہ تعارف	۱۶۶
۱۹۹	غزوۂ مریسیع	۱۶۷
۲۰۰	قید ہونا اور عقدِ مکاتبت	۱۶۷
۲۰۱	بدلِ کتابت کی ادائیگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی	۱۶۸
۲۰۲	اپنے دشمنوں کی بھی مدد کرنے سے پیچھے نہ ہٹیں	۱۶۹
۲۰۳	خواب میں نکاح کی خوش خبری	۱۶۹

۲۰۴	گھاٹی میں چھپائے اونٹ کا کیا ہوا؟	۱۷۰
۲۰۵	آئے تھے بیٹی کو دنیوی غلامی سے چھڑانے؛ لیکن خود جہنم سے چھٹکارا پا گئے	۱۷۱
۲۰۶	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرنا	۱۷۱
۲۰۷	اپنے خاندان کے لیے بڑی بابرکت عورت	۱۷۲
۲۰۸	اچھے خاندان کے ساتھ سسرالی رشتہ بھی اللہ کی نعمت	۱۷۳
۲۰۹	گھروں میں عبادت کے لیے ایک مخصوص جگہ بنانی چاہیے	۱۷۳
۲۱۰	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت	۱۷۴
۲۱۱	چار مبارک کلمات	۱۷۵
۲۱۲	سنن ونوافل کا اہتمام کرنا چاہیے	۱۷۵
۲۱۳	نمازِ اشراق کی فضیلت	۱۷۶
۲۱۴	دوسری فضیلت	۱۷۶
۲۱۵	پانچ چیزیں کرو! پانچ چیزیں کماؤ!	۱۷۷
۲۱۶	دو رکعت میں کئی رکعتوں کا ثواب	۱۷۷
۲۱۷	عیب کو خوبی میں تبدیل کرنا کمال کی بات ہے	۱۷۸
۲۱۸	دنیا سے رخصتی	۱۷۸

مختصر تعارف

نام: جویریہ (اصل نام: برّہ)۔

والد کا نام: حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ۔

پیدائش: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی بنائے جانے سے ۵ رسال پہلے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح: ۲۷ رسال کی عمر میں ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کی مدت: تقریباً پانچ سال۔

وفات: ربیع الاول ۵۰ھ میں۔

دفن: بقیع میں۔

کل عمر مبارک: ۶۵ رسال۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَشَفِیْعَنَا وَحَبِیْبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِہٖ، وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۳۵

ترجمہ: یقیناً مسلمان (یعنی فرماں بردار) مرد اور مسلمان (یعنی فرماں بردار) عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں اور سچائی والے مرد اور سچائی والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے (یعنی دل سے جھکنے والے) مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی

حفاظت کرنے والے مرد اور (اپنی شرمگاہ کی) حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ تعالیٰ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا (شان دار) بدلہ تیار کر رکھا ہے

حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بیویوں کی سیرت اور حالات کا سلسلہ چل رہا ہے، آج إن شاء الله! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور پاک بیوی ''حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا'' کی سیرت اور حالات پر بیان ہوگا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعارف

حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک اور مبارک بیویوں میں سے ایک بیوی ''حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا'' ہیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''برّہ'' تھا، برّہ کا معنی ہے: نیک عورت۔

چوں کہ اِس نام میں اپنی ذات کی تعریف ہے، جب کہ حقیقی تعریف کے لائق ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، قرآنِ کریم میں ہے:

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

ترجمہ: سو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمین کے رب ہیں، تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۳۶﴾ اور آسمانوں اور زمین میں (ہر قسم کی) بڑائی اُسی کے لیے ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں۔

اِس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس نام کو ناپسند کیا اور بدل کر ''جویریہ'' رکھ دیا۔

بُرا نام بدل کر اچھا نام رکھنا

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عادت تھی کہ جب بھی آپ کسی کا بُرا یا نامناسب نام دیکھتے تو اُسے بدل کر اچھا نام رکھ لیا کرتے تھے، جیسا کہ ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ القَبِيحَ. (الترمذی رقم: ۲۸۳۹)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مناسب نام کو بدل کر مناسب نام رکھ دیتے تھے۔

نام بدلنے کے دو- تین واقعات حدیث کی کتابوں سے میں آپ کو سناتا ہوں، ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةُ. (الترمذی، رقم الحدیث: ۲۸۳۸)

یعنی ایک عورت کا نام عاصیہ تھا، جس کا معنی ہے: نافرمان، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نام بدل کر ''جمیلہ'' رکھا، جس کا معنی ہے: خوب صورت۔

اِسی طرح ایک آدمی کا نام ''أَصْرَم'' تھا، جِس کا معنی ہے: کٹا ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نام بدل کر ''زُرْعَہ'' رکھا، جس کا معنی ہے: کھیتی، پھل۔

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: أَنَا أَصْرَمُ. قَالَ: بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ. (ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۹۵۴)

اپنی اولاد کے اچھے نام رکھو

دینی بہنو! آج کل ہمارے گھروں اور خاندانوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ایسے

نام رکھے جاتے ہیں، جن کا یا تو کوئی معنی نہیں ہوتا ہے یا پھر معنی بالکل خراب ہوتے ہیں۔

اِس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام اچھے رکھیں اور اِسی کی ہمیں تعلیم بھی دی گئی ہے۔ حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ. (سنن ابی داؤد، اول کتاب الادب، رقم الحدیث: ۴۹۴۸)

ترجمہ: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپ داداؤں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے؛ لہٰذا اچھے نام رکھا کرو۔

اِسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ. (ابو داؤد، رقم الحدیث: ۴۹۵۰)

ترجمہ: تم (اپنے بچوں کے) نام انبیا کے ناموں پر رکھو اور اللہ کو سب ناموں میں سب سے زیادہ پسندیدہ نام "عبد اللہ" اور "عبد الرحمٰن" ہے اور سب سے سچے نام: "حارث" اور "ہمام" ہے اور سب سے برے نام "حرب"، "مُرّہ" ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا بقیہ تعارف

بہر حال! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کا نام بدل کر کے جویریہ رکھ دیا۔ یہ قبیلۂ خزاعہ کے خاندان "بنی مصطلِق" کے سردار "حارث بن ابی ضِرار" کی بیٹی تھیں۔

ان کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی بنائے جانے سے دو سال پہلے ہوئی تھی۔

ان کا پہلا نکاح ان ہی کے قبیلے کے ایک شخص "مُسافع بن صفوان" سے ہوا تھا، جو "غزوۂ مریسیع" میں مارا گیا۔

غزوۂ مریسیع

اصل میں واقعہ یہ ہوا کہ قبیلۂ بنوالمصطلق کا سردار ''حارث بن ابی ضرار'' اپنے قبیلے اور کچھ دوسرے قبیلے کے لوگوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' کو حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔

اُنھوں نے اس قبیلے میں جا کر حارث بن ابی ضرار سے ملاقات کر کے بات چیت کی اور واپس آ کر حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام حالات سے باخبر کیا کہ حقیقت میں بنوالمصطلق اور دوسرے قبیلے کے لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقین ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینۂ منورہ میں عورتوں اور بچوں کی دیکھ بھال کے لیے ''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ'' کو اپنا نائب بنایا اور پھر سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم اور اپنی بیویوں میں سے ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا'' اور ''حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا'' کو اپنے ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

قید ہونا اور عقدِ مکاتبت

''مریسیع'' ایک جگہ کا نام ہے، وہاں اُن کے اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ جنگ کے دوران اُن کے دس آدمی مارے گئے، جن میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا شوہر ''مسافع'' بھی مارا گیا۔

چھ سو کے قریب گرفتار ہوئے، جن میں سردارِ قبیلہ حارث کی بیٹی ''جویریہ'' بھی تھی،

مالِ غنیمت میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں۔

حارث بن ابی ضرار اور دوسرے چند لوگ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

مسلمانون میں سے صرف ایک صحابی شہید ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ غنیمت کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں بانٹ دیا اور ''حضرت جویریہ'' ایک صحابی ''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ'' کے حصہ میں آئیں۔

چوں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا قبیلے کے سردار کی بیٹی تھیں؛ اس لیے باندی بن کر رہنا گوارا نہ ہوا، اُنھوں نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ: مجھے آپ مال لے کر آزاد کر دیں، جس کو شریعت کی زبان میں ''مُکاتَبَت'' کہتے ہیں۔

چناں چہ! حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اس پر راضی ہو گئے اور انیس اوقیہ سونا دینا طے ہوا۔

بدلِ کتابت کی ادائیگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تو کچھ تھا نہیں، وہ مدد کی غرض سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ: اے اللہ کے رسول! میں حارث کی بیٹی ہوں، جنگ میں قید کر کے لائی گئی تھی، مالِ غنیمت میں ثابت بن قیس کے حصے میں آئی، اُن سے میں نے ایک رقم کے بدلے میں آزادی چاہی ہے؛ لیکن وہ رقم اور پیسے چکانے کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے؛ اِس لیے آپ سے مدد مانگنے آئی ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَهَلْ لَكِ فِي خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

کیا تم اِس سے بہتر بات پسند نہیں کرتی ہو؟

کہنے لگیں کہ: وہ کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَقْضِي كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ. (مسندِ احمد، رقم الحدیث:۲۶۳۶۵)

یعنی میں تمھارے آزادی کے پیسے دے دوں اور تم سے شادی کرلوں۔

یہ پیش کش (offer) تو ان کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ تھی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: میں راضی ہوں۔

اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی رقم ادا کی، جس کی وجہ سے وہ آزاد ہوگئیں۔ آزاد ہونے کے بعد انھوں نے اسلام قبول کرلیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے نکاح کرلیا اور ان کا پہلا نام ''برّہ'' بدل کر ''جویریہ'' رکھ دیا۔

نکاح کے وقت اُن کی عمر بیس سال تھی۔

اپنے دشمنوں کی بھی مدد کرنے سے پیچھے نہ ہٹیں

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کٹر دشمن کی بیٹی ہے، اُن کے والد ''حارث'' نے چپکے چپکے لشکر تیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو ختم کی ناپاک کوشش کی؛ لیکن پھر بھی حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق دیکھو کہ: اُس کی بیٹی مدد مانگنے آئی تو دشمن کی بیٹی سمجھ کر مدد کرنے سے انکار نہیں کیا؛ بلکہ مدد بھی کی اور اُن سے نکاح بھی کرلیا۔

سبحان اللہ! کتنے اچھے اخلاق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امّت کو سکھلائے ہیں!

خواب میں نکاح کی خوش خبری

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے تین رات پہلے

میں نے خواب دیکھا کہ یثرب (یعنی مدینہ طیبہ) سے چاند چلتا ہوا آیا اور میرے قریب آکر میری گود میں گر گیا۔

میں نے یہ خواب کسی کو بتانا مناسب نہ سمجھا، یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کے لیے ہمارے پاس تشریف لے آئے، پھر جب ہمیں قیدی بنا کر مدینہ طیبہ لایا گیا، اسی وقت مجھے یہ امید ہوگئی تھی کہ اب خواب پورا ہوگا؛ چناں چہ پھر یہی ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے آزاد فرما کر اپنی زوجیت کا شرف بخشا اور میرا خواب پورا ہوگیا۔

گھاٹی میں چھپائے اونٹ کا کیا ہوا؟

جب اُن کے ابّا کو معلوم ہوا کہ اُن کی بیٹی قید ہوگئی ہے، بیٹی کے قید ہونے کی خبر سنتے ہی وہ پریشان ہوگئے، باپ آخر باپ ہوتا ہے، وہ کبھی بھی اپنی اولاد کو پریشانی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔

اِس لیے بیٹی کو قید سے چھڑانے کے لیے بہت سارے اونٹ لے کر مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہوئے؛ چوں کہ اُس زمانے میں اونٹ بڑا قیمتی مال سمجھا جاتا تھا؛ لیکن مدینۂ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے اُنھوں نے یہ سوچ کر ان میں سے دو خوب صورت اور عمدہ اونٹ، عقیق کے مقام پر کسی گھاٹی میں چھپا دیے اور یہ بات انھوں نے راز رکھی تھی کہ باقی سارے اونٹ دے کر اپنی بیٹی کو چھڑا لوں گا اور واپسی میں یہ دو خوب صورت اونٹ اپنے ساتھ واپس لے جاؤں گا۔

اُس کے بعد وہ حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہا کہ: میں بنوالمصطلق کا سردار حارث ہوں، میری بیٹی تمھاری قید میں ہے، اُسے چھڑانے کے لیے میں بہت سارے اونٹ لایا ہوں، اِن اونٹوں کے بدلے میں آپ میری بیٹی کو چھوڑ دو۔

آئے تھے بیٹی کو دنیوی غلامی سے چھڑانے؛ لیکن خود جہنم سے چھٹکارا پاگئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اونٹ چھپانے کی اطلاع مل چکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اونٹ کہاں ہیں جو تم گھاٹی میں چھپا کر آئے ہو؟

حارث نے جیسے ہی یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی تو فوراً کہنے لگے کہ: میں نے تو کسی کو بتائے بغیر وہ اونٹ گھاٹی میں چھپائے تھے، آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

ضرور آپ کو غیب سے یہ بتلایا گیا ہے، یقیناً آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اُس کے بعد کلمۂ شہادت ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ'' پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

پھر انھیں بتایا گیا کہ: جویریہ، باندی نہیں بنائی گئی ہیں؛ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں داخل کر لی گئی ہیں۔

یہ سن کر حضرت حارث رضی اللہ عنہ بہت خوش ہو گئے اور خوشی خوشی بیٹی سے مل کر گھر واپس چلے گئے۔

سبحان اللہ! حضرت حارث رضی اللہ عنہ کتنے خوش نصیب آدمی تھے کہ: آئے تھے اپنی بیٹی کو قید سے چھڑانے کے لیے؛ لیکن خود ایمان کی دولت پا کر جہنم کی ہمیشہ ہمیشہ کی قید سے چھٹکارا پاگئے۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة: ۱/ ۶۷۴، ۶۷۳)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرنا

ایک اور روایت کے مطابق حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہو کر کہا کہ: میں عرب کا مال دار آدمی ہوں؛ اس لیے میری بیٹی باندی نہیں بن سکتی، آپ یہ سارے اونٹ اور سامان کے بدلے میں اس کو آزاد کر دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر یہ ہے کہ: معاملہ تمھاری بیٹی پر چھوڑ دیا جائے۔

چناں چہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر پوچھا گیا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور برکات دیکھ چکی تھیں؛ اِس لیے فوراً کہہ دیا کہ:

إخترتُ رسولَ اللهِ.

یعنی میں نے اللہ کے رسول کو پسند کیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہوں گی۔

حارث نے بیٹی کا فدیہ ادا کیا اور جب وہ آزاد ہو گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔

اپنے خاندان کے لیے بڑی بابرکت عورت

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب سنا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے تو اُن کے پاس جو بنی المصطلق کے سو خاندان کے چھ سو قیدی تھے، اُن سب کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا کہ: یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتے دار ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ إِمْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةٍ عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا. (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۴۰۵۴)

ترجمہ: میں نے کوئی عورت اپنی قوم کے لیے جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر برکت والی نہیں دیکھی۔

حقیقت میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اپنے پورے خاندان کے لیے بابرکت اور

خوش نصیب عورت نکلی کہ ان ہی کی وجہ سے سب کو آزادی مل گئی۔

اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاندانی رشتے کی رعایت اور قدر کرنی چاہیے۔

اچھے خاندان کے ساتھ سسرالی رشتہ بھی اللہ کی نعمت

آج کے دور میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک اچھے گھرانے کی لڑکے کا کسی اللہ والے کے گھر نکاح ہو گیا، تو لڑکے کے خاندان والے بہ طورِ فخر، یہ بات کہا کرتے ہیں کہ: فلاں بزرگ کے گھر ہماری لڑکی ہے، وہ ہماری لڑکی کا سسرال ہے؛ کیوں کہ یہ سسرالی رشتہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بھی اس کو ذکر فرمایا ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ (الفرقان:۵۴)

ترجمہ: اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور اس (انسان) کو نسبی اور سسرالی رشتہ والا بنایا اور تمھارے رب بڑی قدرت والے ہیں۔

گھروں میں عبادت کے لیے ایک مخصوص جگہ بنانی چاہیے

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا شہزادی ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سیدھے سادے مکان میں اپنی زندگی گزارنے لگیں اور اپنا زیادہ تر وقت عبادت میں لگانے لگیں۔

کبھی یہ نہیں کہا کہ: میں ایک بادشاہ کی بیٹی ہوں، مجھے ایسا مکان چاہیے، ایسے کپڑے چاہیے، ایسے زیورات چاہیے، مجھے تو یہ یہ چاہیے؛ بلکہ گھر کے ایک کونے کو عبادت کے لیے خاص کر کے اللہ کی یاد میں لگ گئیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ: اگر اللہ نے مالی وسعت دی ہو تو گھر میں ایک عبادت خانہ بنائیں؛ تا کہ اُس میں نماز، قرآن کی تلاوت، اللہ کا ذکر اور رمضان کا اعتکاف کر سکیں۔

اور اگر نہیں بنا سکتے تو گھر کا ایک کونہ عبادت کے لیے مخصوص کر لیں، جہاں ہر وقت مصلی بچھا ہوا ہو، قرآن اور کتاب رکھی ہوئی ہو اور وہ جگہ عبادت کے لیے خاص ہو۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی عبادت

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو عبادت سے نہایت شغف تھا، حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لاتے تو انھیں اکثر عبادت میں مشغول پاتے۔

ایک مرتبہ حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح صبح گھر سے باہر نکلے تو وہ عبادت میں مشغول تھیں اور جب دوپہر کو (چاشت کے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آئے، تب بھی اُن کو عبادت میں مشغول پایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم صبح سے اِسی طرح عبادت میں مشغول ہو؟

انھوں نے فرمایا: جی ہاں!

دینی بہنو! آج کل کی عورتوں کی طرح نہیں کہ شوہر گھر پر ہو، تو بڑی عبادت گذار بن جائے اور جیسے ہی وہ چلا گیا تو موبائل پر لگ جائے اور جب شوہر کے واپس آنے کا وقت ہو تو واپس مصلی بچھا کر عبادت کرنا شروع کر دے۔

یاد رکھو! ایسا کر کے شوہر کو تو دھوکا دے دوگی؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی نہ سونے والی آنکھیں ہر وقت ہم کو دیکھ رہی ہیں، اُن کو ہم کیسے دھوکا دے سکیں گے؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کی ایسی دھوکا بازی اور ریاکاری سے حفاظت فرمائے، آمین!

چار مبارک کلمات

جب حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: میں تب سے اسی طرح عبادت میں مشغول ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد یعنی تمھارے پاس سے نکلنے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے، اگر ان کا تمھارے آج کے پڑھے ہوئے تمام کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ چار کلمات ان تمام کلمات پر غالب آجائیں، وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. (صحیح مسلم، باب: التسبیح اول النہار و عند النوم، رقم الحدیث: ۲۷۲۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو کتنا بڑا تحفہ دیا کہ جس نے اِن چار کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لیا، جن کے پڑھنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگتی، تو اُس کو صبح سے شام تک عبادت کرنے کا جو ثواب ہوتا ہے، کیا رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اتنا سارا ثواب صرف ان کلمات کو پڑھنے سے ملے گا۔

اِس لیے آج ہی سے ارادہ کرو کہ یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

سنن ونوافل کا اہتمام کرنا چاہیے

دینی بہنو! ہم سب کو موقع نکال کر سنن ونوافل کا اہتمام کرنا چاہیے، فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اسی جگہ بیٹھ کر ذکر وتلاوت میں مشغول رہا جاوے، پھر جب سورج طلوع ہو جاوے، اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھ کر اپنے کام کاج میں مشغول ہوا جاوے، اس سے ان شاء اللہ! دنیا وآخرت میں بڑا فائدہ ہوگا۔

نمازِ اشراق کی فضیلت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجد کی طرف ایک مرتبہ جہاد کے لیے لشکر بھیجا، جو بہت ہی جلدی واپس لوٹ آیا اور ساتھ ہی بہت سارا مالِ غنیمت لے کر آیا، لوگوں کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنی ذراسی مدت میں ایسی بڑی کامیابی اور مال و دولت کے ساتھ واپس آ گیا!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میں تمھیں اس سے بھی کم وقت میں، اس مال سے بہت زیادہ غنیمت اور دولت کمانے والی جماعت بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں جماعت میں شریک ہوں اور آفتاب نکلنے تک اسی جگہ بیٹھے رہیں، آفتاب نکلنے کے بعد (جب مکروہ وقت جو تقریباً بیس منٹ رہتا ہے نکل جائے) تو دو رکعت (اشراق کی) نماز پڑھیں، یہ لوگ بہت تھوڑے سے وقت میں بہت زیادہ دولت کمانے والے ہیں۔

دوسری فضیلت

نمازِ اشراق کی فضیلت کے بارے میں دوسری ایک حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. (ترمذی شریف، ابواب السفر، رقم الحدیث: ۵۸۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا؛ یہاں تک کہ سورج نکل گیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی، تو اسے ایک حج اور عمرے کا ثواب ملے گا، حضرت

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پورے حج وعمرے کا، پورے حج و عمرے کا، پورے حج وعمرے کا۔

پانچ چیزیں کرو! پانچ چیزیں کماؤ!

فائدہ: حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ مشہور صوفی اور بزرگ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے پانچ چیزیں تلاش کیں، ان کو پانچ جگہ پایا:

(۱) روزی کی برکت چاشت کی نماز میں ملی۔

(۲) قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی۔

(۳) منکر-نکیر کے سوال کا جواب طلب کیا، تو اس کو قرأت میں پایا۔

(۴) اور پل صراط کا سہولت سے پار ہونا روزہ اور صدقے میں پایا۔

(۵) اور عرش کا سایہ خلوت میں پایا۔ (فضائلِ اعمال ج:۱ ص:۲۱۸)

دو رکعت میں کئی رکعتوں کا ثواب

ایک بات یہ بھی ذہن میں بٹھالیں کہ جب اشراق کی نماز کے لیے ہم کھڑے ہوں، اس وقت ہی چاشت کی نماز کی بھی نیت کرلیں، اس سے ان شاء اللہ! اس کا بھی ثواب مل جائے گا؛ بلکہ اس میں صلاۃ الحاجۃ، صلاۃ التوبہ وغیرہ کی نیت بھی شامل کر سکتے ہیں۔ نوافل میں چند نیتوں کی گنجائش ہے۔

اس سے بہ خوبی اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہماری شریعت کتنی آسان ہے! ہمارے رب نے ہمارے لیے کتنی سہولتیں فراہم کی ہیں کہ انسان ادا کر رہا ہے صرف دو رکعت اور ثواب پا رہا ہے کئی رکعتوں کا!

عیب کوخوبی میں تبدیل کرنا کمال کی بات ہے

پیاری دینی بہنو! عام طور پر عورتوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ وہ زبان درازی کرتی رہتی ہیں، باتیں بہت لمبی لمبی کیا کرتی ہیں؛ لیکن اگر ہماری زبان کا زیادہ چلنا اور ہماری باتیں اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے ذکر کے لیے ہو تو پھر کیا کہنا! ہمارا یہ عیب ایک خوبی میں بدل جاوے گا اور یہی کمال کی بات ہے، نیز اس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے انعام واجر کے بھی مستحق ہوں گے۔ قرآنِ پاک میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ تعالیٰ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا (شان دار) بدلہ تیار کر رکھا ہے۔ (الاحزاب:۳۵)

دنیا سے رخصتی

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۰ھ ربیع الاول کے مہینے میں ۶۵ رسال کی عمر میں ہوئی۔ اُس وقت کے مدینۂ منورہ کے گورنر ''مروان بن حکم'' نے اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور بقیع میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں اُن کی قبر پر نازل ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی طرح ہم سب کو عبادت کا ذوق عطا فرماوے اور ان کے صدقۂ طفیل امت کو جو چار مبارک کلمات کا تحفہ ملا ہے، ان کو روزانہ صبح پابندی کے ساتھ پڑھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرماوے، آمین!